بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

ایک لڑکے کی اعجازی پیدائش کا واقعہ

قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ○ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ○
قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا ○ (مریم۔۲۰تا۲۲)

(۲۰) اُس (فرشتہ) نے کہا میں تو تیرے ربّ کا فرستادہ ہوں تا کہ تجھے ایک پاک اور نیک لڑکا دوں۔(۲۱) اُس (مریم) نے کہا میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا حالانکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے اور نہ میں بدکار ہوں۔(۲۲) اُس (فرشتہ) نے کہا اِسی طرح ہے، تیرا ربّ کہتا ہے کہ یہ مجھ پر آسان ہے اور تا کہ ہم اُسے لوگوں کیلئے ایک نشان اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔

جناب خالد ایم ڈی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

قوانین قدرت (Laws of Nature) کے متعلق کہا جاتا ہے کہ نہ وہ بدلے جاسکتے ہیں اور نہ ہی اُنہیں توڑا جاسکتا ہے۔لیکن اِسکے باوجود یہ بھی واضح رہے کہ قوانین قدرت اپنے بنانے والے سے بالا نہیں ہیں بلکہ وہ اِن پر غالب ہے۔وہ جہاں چاہے اپنے بنائے ہوئے قوانین قدرت میں تبدیلی کرسکتا ہے لیکن اِنسان اِن قوانین میں تبدیلی نہیں کرسکتے۔جب قوانین قدرت میں تبدیلی کیساتھ کوئی واقعہ ظہور میں آتا ہے تو ہم اِسے معجزہ کہتے ہیں۔اور یہ بھی واضح رہے کہ جب اس قسم کا واقعہ نبیوں کے حوالہ سے ظہور میں آتا ہے تو وہ معجزہ کہلاتا ہے اور ولیوں کے حوالہ سے ظہور پذیر ہونے والے اس قسم کے واقعہ کو ہم کرامت کہتے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے غلام امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کی زندگی میں ہمیں بہت سارے معجزوں کا ذکر ملتا ہے۔

خاکسار اپنے بڑے بیٹے کی پیدائش کے چالیس دن بعد یعنی وسط ستمبر ۱۹۸۶ء میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور حکم کے مطابق اپنا شہر (ربوہ) اور اپنا ملک (پاکستان) چھوڑ کر جرمنی چلا آیا تھا۔اور تقدیر مجھے گھیر گھار کر جرمنی کے ایک انتہائی شمالی شہر کیل (Kiel) میں لے آئی۔خاکسار سے پہلے ۱۹۸۴ء کے آخر میں میرے ایک ہم زلف عزیزم مبشر احمد شاہد صاحب بھی جرمنی آچکے تھے اور وہ ہمبرگ کے قریب ایک دوسرے شہر بنام سٹاڈے (Stade) میں رہائش پذیر تھے۔ہمارا ایک دوسرے کے ہاں کافی آنا جانا تھا اور میں نے اپنے ہم زلف کو اپنے دعویٰ (موعود زکی غلام مسیح الزماں) کے بارے میں سب کچھ بتایا ہوا تھا۔میرے ہم زلف کو اللہ تعالیٰ نے متواتر چار بیٹیوں سے نوازا تھا۔اُنکے دل میں بیٹے کی خواہش کا پیدا ہونا ایک فطرتی اَمر تھا اور میں اُن کیلئے دعا بھی کرتا رہتا تھا۔۱۲/مارچ ۱۹۸۸ء کو میرے منجھلے بیٹے احمد شیر غفار کی پیدائش ہوئی تو عزیزم مبشر احمد شاہد صاحب اپنے اہل وعیال اور اپنے والد محترم چوہدری محمد عبداللہ صاحب کیساتھ کیل میں میرے پاس تشریف لائے تھے۔اِن آیام میں عزیزم مبشر احمد شاہد صاحب کے گھر میں بچے کی اُمید تھی لیکن مجھے اِس کا کوئی علم نہیں تھا۔مورخہ ۲/اگست ۱۹۸۸ء کو خاکسار نے ایک خواب میں اُنکے گھر میں ایک لڑکا دیکھا۔خواب دیکھنے کے بعد میں نے اپنے ہم زلف کو بذریعہ خط لکھ بھیجا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ بیٹا ضرور دے گا کیونکہ میں نے خواب میں آپکے گھر میں ایک لڑکا دیکھا ہے۔میں نے عزیزم مبشر

احمد شاہد صاحب کو جو خط لکھا تھا وہ خط اب تک اُنکے پاس محفوظ ہے اور میرے مذکورہ خط کا متن اس طرح ہے:۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

خدا کے فضل اور رحم اور احسان کیساتھ

کیل۔ ۲/اگست ۱۹۸۸ء

مکرم برادرم مبشر احمد شاہد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

اُمید ہے آپ سب بفضل اللہ تعالیٰ خیریت سے ہونگے آمین۔ آپکی طرف سے بھیجے ہوئے کاغذات مجھے مل گئے ہیں۔ لہٰذا اِس کیلئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آج صبح خواب میں آپ سے متعلق ایک نظارہ دیکھا ہے مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ کو کچھ بتادوں۔ خواب میں میں دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ میں نے آپ کو اور آپکے والد محترم کو دیکھا ہے اور ساتھ میں بھی کھڑا ہوں۔ کچھ اور بھی دیکھا لیکن وہ قابل بیان نہیں۔ پھر میں آپکے گھر کی طرف جاتا ہوں۔ خواب میں آپکا گھر اِسی شہر یعنی Stade میں ہی ہے۔ وہاں آپکے بچے دیکھتا ہوں۔ تو میں نے دیکھا کہ آپکا ایک چھوٹا سا لڑکا ہے۔ عمر قریباً ڈیڑھ یا دو سال کی ہوگی۔ رنگ گورا اور خوبصورت ہے۔ کچھ اور باتیں تھیں جو قابل بیان نہیں۔ آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ اپنی توفیق کے مطابق صدقہ بھی دے دینا کیونکہ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔ مزید تشریح کیلئے کچھ لکھتا ہوں۔

اولاً۔ میں نے جن باتوں کو نا قابل بیان لکھا ہے دراصل اُنکے بیان نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اُنکی حقیقت مجھ پر نہیں کھلی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اگر حقیقت کھل گئی تو میں اُنہیں بھی بیان کردوں گا۔ ثانیاً۔ یہ کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہ جتنا علم اپنے کسی بندے کو دے اُتنا ہی انسان جان سکتا ہے آگے نہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر کچھ انکشاف فرماتا ہے اس انکشاف کا مطلب اللہ تعالیٰ کے نزدیک کچھ اور ہوتا ہے لیکن اُس کا عاجز بندہ کچھ اور سمجھ بیٹھتا ہے اور ایسی غلطیوں سے انبیاء اور رسول بھی باہر نہیں ہیں۔ میری تو کوئی حیثیت نہیں ہے۔ باقی ہم خیریت سے ہیں۔ شانی اور شیری دونوں ٹھیک ہیں۔ احمد شیر کو ہلکا ہلکا زکام لگا ہوا ہے۔ میرا اور بے بی کا آپ دونوں کو السلام علیکم اور سب بچوں کو بہت بہت پیار۔ دعاؤں میں یاد رکھنا اور بھولنا نہیں۔ والسلام آپکا بھائی عبدالغفار

Elisabeth str 18a / 2300 Kiel 14 / 2.8.88

جیسا کہ آپ سب قارئین جانتے ہیں کہ اب طبی سائنس اتنی ترقی کر چکی ہے کہ ڈاکٹر حضرات بچے کی پیدائش سے پہلے ہی اُسکی جنس سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ خاکسار کے خط سے پہلے میرے ہم زلف عزیزم مبشر احمد شاہد صاحب نے سپیشلسٹ ڈاکٹر (Fraun Arzt Dr med.Jens Baum) سے دو دفعہ پوچھا تھا کہ ہمارے ہاں کیا پیدا ہونے والا ہے۔ ڈاکٹر نے دونوں دفعہ بتایا تھا کہ بیٹی پیدا ہوگی۔ خاکسار کے خط ملنے کے بعد عزیزم مبشر احمد شاہد صاحب نے تیسری دفعہ ڈاکٹر سے پھر پوچھا کہ ہمارے گھر میں کیا پیدا ہونے والا ہے؟ تو ڈاکٹر نے تیسری دفعہ بھی بتایا کہ بیٹی پیدا ہوگی۔ اس پر میری خواہر نسبتی (sister in law) نے اپنی بہن یعنی میری بیوی سے شکوہ کیا کہ بھائی غفار نے تو کہا تھا کہ آپکے گھر میں بیٹا پیدا ہوگا لیکن تین دفعہ پوچھنے پر ڈاکٹر نے تو ہمیں بیٹی بتایا ہے۔ جب مجھے اس کا علم ہوا تو میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ میں نے خواب میں اپنے ہم زلف کے گھر میں ایک لڑکا دیکھا تھا اور یہ خواب تو نے ہی

دکھایا تھا۔میں نے اپنے خواب کے مطابق اپنے ہم زلف کولڑکے کی خبر دی ہوئی ہے لیکن ماہر ڈاکٹر کہتا ہے کہ بیٹی پیدا ہوگی۔اب میں تیری جناب میں فریاد کرتا ہوں کہ اے خدا! اگر میرے ہم زلف کے گھر میں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو پھر میں اپنے دعویٰ یعنی موعود زکی غلام مسیح الزماں کے سلسلہ میں بھی یہی سمجھوں گا کہ یہ سب کچھ میرے نفس کی باتیں ہیں۔اور مجھے اپنے دعوے میں غلطی لگی ہوئی ہے لیکن اگر واقعی میں اپنے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں میں سچا ہوں اور یہ سب کچھ تیری جناب سے سچ ہے تو پھر اگر میرے ہم زلف کے گھر میں بیٹی بھی پیدا ہونیوالی ہے تو جب وہ پیدا ہوتو وہ بیٹا ہو۔وگرنہ میں اپنے دعویٰ کے سلسلہ میں یہی سمجھوں گا کہ یہ سب میرے نفس کی باتیں ہیں۔

میرے خط کے بعد بچے کی پیدائش سے پہلے عزیزم مبشر احمد شاہد صاحب نے پھر چوتھی دفعہ ڈاکٹر سے پوچھا کہ ہمارے گھر میں کیا پیدا ہونیوالا ہے؟ سپیشلسٹ ڈاکٹر فراؤن اَرسٹ (Dr med Jens Baum) نے چوتھی دفعہ بھی جواباً فرمایا کہ بیٹی پیدا ہوگی۔بچے کی پیدائش سے تھوڑا پہلے عزیزم مبشر احمد شاہد صاحب نے ماہر ڈاکٹر فراؤن اَرسٹ (Dr med Jens Baum) سے پھر پانچویں دفعہ پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب ہمارے ہاں بیٹی پیدا ہوگی یا کہ بیٹا۔ڈاکٹر صاحب نے پانچویں دفعہ بھی بتایا کہ بیٹی پیدا ہوگی۔بعدازاں مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۸۸ء کو جب میرے ہم زلف کے گھر میں بچہ پیدا ہوا تو وہ ڈاکٹر کی تحقیق اور یقین کے برخلاف لڑکا تھا۔بچے کی پیدائش کے چند دن بعد میرے ہم زلف اپنے پیدا شدہ بچے کو چیک کروانے کیلئے متعلقہ ڈاکٹر کے پاس گئے۔ڈاکٹر صاحب نے جب بچے کو دیکھا تو وہ لڑکا تھا۔ڈاکٹر نے لڑکا دیکھ کر اپنا سر پکڑ لیا اور اُس نے میرے ہم زلف سے کہا کہ یہ تو لڑکی تھی۔یہ لڑکا کیسے ہوگیا؟ تو پھر وہ خود ہی کہنے لگا کہ یہ کوئی معجزہ ہوا ہے۔

جناب خالد ایم ڈی صاحب:۔مجھے علم نہیں ہے کہ میڈیسن میں آپ کس فیلڈ میں سپیشلسٹ ہیں۔لیکن آپ نے اب تک ماں کے پیٹ میں بچوں کی جو تصویریں ای میل فورم پر ڈالی ہیں۔اس سے تو پتہ ملتا ہے کہ آپ خواتین کے سپیشلسٹ ڈاکٹر ہیں۔آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ماں کے پیٹ میں بچے کی جنس کے متعلق ماہر ڈاکٹر اندازاً نہیں بتاتے بلکہ وہ ماں کے پیٹ میں بچے کے جنسی اعضا کو دیکھ کر قطعی طور پر ماں باپ کو بتا دیتے ہیں کہ اُنکا پیدا ہونے والا بچہ لڑکا ہے یا کہ لڑکی۔جرمنی میں خواتین کے سپیشلسٹ ڈاکٹروں کو فراؤن اَرسٹ (Fraun Arzt) کہا جاتا ہے اور یہ بھی کہ طبی ریسرچ کے حوالہ سے اگر جرمنی امریکہ اور انگلینڈ سے آگے نہیں تو اِن ممالک سے پیچھے بھی نہیں ہے۔

عزیزم مبشر احمد شاہد صاحب کے گھر میں پیدا ہونے والے بچے کے متعلق ماہر ڈاکٹر نے بچے کی پیدائش سے پہلے پانچ دفعہ پوچھنے پر ہر دفعہ بتایا کہ پیدا ہونے والا بچہ لڑکی ہے۔یہ ڈاکٹر کوئی عام ڈاکٹر نہیں تھا اور نہ ہی وہ کم علم تھا بلکہ وہ ایک ماہر فراؤن اَرسٹ تھا۔پوچھے جانے پر وہ ماں کے پیٹ میں بچے کی جنس کو دیکھ کر بتاتا رہا تھا کہ پیدا ہونے والا بچہ لڑکی ہے۔بچے کی پیدائش کے بعد جب والدین بچے کو اُسی ڈاکٹر کے پاس لے کر جاتے ہیں تو وہ لڑکے کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے اور اپنا سر پکڑ لیتا ہے۔اور بچے کے ماں باپ کو کہتا ہے کہ یہ تو لڑکی تھی۔یہ لڑکا کیسے ہوگیا؟؟

بچے کی پیدائش سے پہلے ماں باپ کے پوچھنے پر ماہر ڈاکٹر یعنی فراؤن اَرسٹ پانچ دفعہ پیدا ہونے والے بچے کو لڑکی قرار دیتا ہے۔ماہر

ڈاکٹر کی تحقیق کے برخلاف اللہ تعالیٰ اُس لڑکی کو بطور لڑکا پیدا کر دیتا ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد جب وہی ماہر ڈاکٹر لڑکے کو دیکھتا ہے تو وہ برملا کہتا ہے کہ یہ تو لڑکی تھی اور یہ لڑکا ہو گیا ہے۔ قارئین کرام:۔ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کی درخواست پر خاکسار کے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں کی تصدیق کیلئے ایک لڑکی کو بطور لڑکا پیدا کر دیا۔ میں اپنے احمدی بہنوں، بھائیوں اور بزرگوں سے پوچھتا ہوں کہ ایک سچے مدعی کی دعا کے نتیجہ میں اگر اللہ تعالیٰ ایک لڑکی کو بطور لڑکا پیدا کر دے تو پھر کیا یہ ایک معجزہ نہیں ہوگا؟؟ کیا یہ ایک نشان نہیں ہوگا؟؟ اے احمدی بہنو بھائیو اور بزرگو! اگر یہ ایک معجزہ نہیں ہے؟ اگر یہ ایک نشان نہیں ہے؟؟؟ تو پھر آپ مجھے بتائیں کہ اِسکے علاوہ ایک معجزہ اور ایک نشان کیا ہوتا ہے؟؟ جناب خالد ایم ڈی صاحب ؎ صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں اِک نشاں کافی ہے گر دِل میں ہو خوفِ کردگار

قارئین کرام:۔ مذکورہ بالا واقعہ ۲۹ سال پہلے کا ہے۔ عزیزم مبشر احمد شاہد صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ مذکورہ فراؤن اَرسٹ (Dr Jens Baum) ہمارے بچے کی پیدائش کے چند سال بعد امریکہ چلا گیا تھا۔ اب وہ ڈاکٹر کہاں ہے؟ زندہ ہے یا فوت ہو گیا ہے؟ ہمیں کچھ علم نہیں ہے۔ ثانیاً۔ یہ بھی واضح رہے کہ جرمنی میں فراؤن اَرسٹ کی پریکٹس پرائیویٹ ہوتی ہے۔ جب ایک فراؤن اَرسٹ پریکٹس کر رہا ہو تو اُس سے پیدا ہونے والے بچوں کا ریکارڈ معلوم کیا جا سکتا ہے لیکن اگر ایک ڈاکٹر نے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی پریکٹس ختم کر دی ہو یا وہ دوران پریکٹس اپنی پریکٹس چھوڑ کر کسی اور ملک میں چلا گیا ہو اور ہمیں اُس ڈاکٹر کا اَتا پتا ہی معلوم نہ ہو تو پھر ہم مذکورہ بچے کی پیدائش سے پہلے کا ریکارڈ کہاں سے حاصل کریں؟

وعدہ کے مطابق تین لڑکوں کی پیدائش کا نشان:۔ خاکسار کی ۲۷/اکتوبر ۱۹۸۵ء کو شادی ہوئی تو میری شادی کے قریباً ایک ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے ہاں تین لڑکوں کی بشارت بخشی تھی۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق خاکسار کو تین لڑکوں سے نوازا اُسی طرح جس طرح خاکسار کو خواب میں تین لڑکے دکھائے گئے تھے۔ میرا احمدی بھائیوں سے سوال ہے کہ کیا کوئی انسان اپنی شادی کے بعد یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اُسکے ہاں اولاد ہوگی؟ اگر اولاد ہوگی تو وہ لڑکے ہی ہونگے اور لڑکی کوئی نہیں ہوگی؟ اگر لڑکے ہی ہونگے تو وہ صرف تین ہی ہونگے؟ جماعت احمدیہ محمود ثم قبرستان یقین رکھتی ہے کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود سچا تھا اور جماعتی خلفاء اور علماء ۱۹۴۴ء سے متواتر یوم مصلح موعود منا منا کر اس دعویٰ کو احمدیوں کے دلوں اور دماغوں میں پختہ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ خاکسار نے الٰہی انکشافات کی روشنی میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ تھا اور محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ پر زکی غلام کے حوالہ سے نازل ہونے والی ۱۳ الہامی بشارتیں قرآن کریم کی تصدیقی مہر کیساتھ اِس حقیقت پر قطعی اور بیّن دلیل ہیں۔ میں احمدی بھائیوں سے پوچھتا ہوں کہ اگر ایک مدعی اپنے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں میں جھوٹا ہو۔ وہ اپنے پاس سے جھوٹے الہام بناتا پھر رہا ہو۔ اُس نے قرآن کریم اور محمدی مریم کے مبشر الہامی کلام کیساتھ محمودیوں کے زعم میں جناب خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کی جڑیں کاٹ دی ہوں۔ ایسا مفتری علی اللہ اگر اپنی شادی کے بعد کہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے ہاں تین لڑکوں کے پیدا ہونے کی بشارت دی ہے۔ یہاں میرا سوال ہے کہ اگر جناب خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود سچا ہوتا تو کیا ایسے

مفتری علیٰ اللہ کی پیشگوئی کے مطابق اُس کے گھر میں تین لڑکے پیدا ہوتے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔تین نیک اور ذہین لڑکوں کا پیدا ہونا تو دور کی بات ایسے مفتری علیٰ اللہ کے گھر میں تو تین مُردہ چوہے بھی نہ پیدا ہوتے۔لیکن اگر خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کو جھٹلانے اور اُسکی جڑیں کاٹنے والے کسی مدعی موعودز کی غلام مسیح الزماں کے گھر میں اُسکی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ تین نیک اور ذہین لڑکے پیدا کر دیتا ہے تو پھر وہ مفتری علیٰ اللہ کس طرح ہوسکتا ہے؟؟ اللہ تعالیٰ کا خاکسار کو تین لڑکوں کا وعدہ دینا اور پھر اپنے وعدہ کے مطابق تینوں لڑکوں کا پیدا ہوجانا کیا میری صداقت پر ایک کھلا نشان نہیں ہے؟؟ ؎ چمن میں تلخ نوائی میری گوارا کر کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کار تریاقی

اب خاکسار جناب خالد ایم ڈی صاحب کی ایک ای میل (جو آپ نے عزیزم محمد ناصر اللہ صاحب کو ۷ رفروری کو لکھی تھی) میں پوچھے گئے چند سوالوں کے جواب دیتا ہے۔وہ اپنی ای میل میں لکھتے ہیں:۔

1. Janbah Sb sent a letter to Mubashar Sb about this رویا specifying details of his.رویا

خاکسار نے ۲ راگست ۱۹۸۸ء کا لکھا ہوا اپنا یہ خط اس مضمون میں درج کر دیا ہے اور اصل خط کی فوٹو کاپی بھی مضمون کیساتھ منسلک کر دی گئی ہے۔اگر کوئی اصل خط دیکھنا چاہے تو وہ ہمبرگ میں رہائش پذیر عزیزم مبشر احمد شاہد صاحب کے پاس جا کر دیکھ سکتے ہیں۔

2. A specialist doctor checked سب کچھ and saw girl in uterus of mother, at least twice.

ماہر ڈاکٹر نے دو دفعہ کی بجائے پانچ دفعہ لڑکی کہا تھا۔

3. Janbah Sb prayed God to change this girl to boy ,a divine sign for"Zaki ghulam"Janbah Sb.

خاکسار اِسکی تفصیل گذشتہ صفحات میں بیان کر چکا ہے۔

4. God informed Janbah Sb that God will change this girl to boy, a divine sign for"Zaki ghulam"Janbah Sb.

ایسی بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بچے کی پیدائش سے پہلے بتا دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ لڑکی کو لڑکے میں بدل دے گا۔لیکن خاکسار اپنی دعا اور اپنی درخواست پر قائم رہا کہ اے خدا! اگر میرے ہم زلف کے گھر میں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو پھر میں اپنے دعویٰ یعنی موعودز کی غلام مسیح الزماں کے سلسلہ میں یہی سمجھوں گا اور مجھے اپنے دعوے میں غلطی لگی ہوئی ہے لیکن اگر واقعی میں اپنے دعویٰ موعودز کی غلام مسیح الزماں میں سچا ہوں اور یہ سب کچھ تیری جناب سے سچ ہے تو پھر اگر میرے ہم زلف کے گھر میں بیٹی بھی پیدا ہونیوالی ہے تو جب وہ پیدا ہو تو وہ بیٹا ہو۔

5. At birth, God changed this fetal girl to a boy, confirming truthfulness of"Zaki ghulam"Janbah Sb.

بچے کی پیدائش پر عملاً یہی کچھ ہوا۔الحمدللہ ربّ العالمین

6. Janbah Sb believed and accepted this change of fetus sex, a divine sign for"Zaki ghulam"Janbah Sb.

بالکل میں ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں کہ یہ نشان اور یہ معجزہ خاکسار کی صداقت پر ایک گواہی تھا اور ہے۔

7. Doctor stated, it was a miracle because doctor saw girl but a boy was born.

بالکل فراؤن اَرسٹ نے یہی کہا تھا کہ یہ لڑکی تھی اور یہ لڑکا کیسے ہوگیا؟ اور پھر اُس نے کہا تھا کہ یہ ایک معجزہ ہے۔

Resolution:

1_ A boy was born. This is known fact.

بالکل فراؤن اَرسٹ کی تحقیق اور یقین کے برخلاف لڑکی کی بجائے لڑکا پیدا ہوا تھا۔

2_ Facts in Janbah Sb's video presentation. Still waiting for Janbah Sb to confirm and sign these points in video.

خاکسار اِن سب باتوں کی تصدیق کرتا ہے اور اِنہیں own کرتا ہے۔

3_ Facts in prenatal record. We will confirm these facts from prenatal record of mother from her hospital, after No 2 is done.

جناب خالد ایم ڈی صاحب:۔خاکسار بتا چکا ہے کہ مذکورہ ڈاکٹر بچے کی پیدائش کے بعد سٹاڈے(stade) میں پریکٹس (practice) چھوڑ کر جرمنی سے امریکہ منتقل ہوگیا تھا۔اب وہ ڈاکٹر کہاں ہے ہمیں کچھ علم نہیں ہے۔لیکن آپ جرمنی آ کر ہمبرگ میں رہائش پذیر عزیزم مبشر احمد شاہد صاحب سے اس سارے واقعہ کی حلف کیساتھ تصدیق کر سکتے ہیں۔مذکورہ لڑکے کو دیکھ سکتے ہیں اور خاکسار بھی اس سارے واقعہ کی حلفاً تصدیق کرتا ہے۔

4_ Hearsay is not evidence.

عزیزم خالد ایم ڈی صاحب:۔سماع بھی علم کا ایک ذریعہ ہے۔مثلاً ہم میں سے کوئی بھی نہ سقراط کو ملا ہے اور نہ ہی ہم میں سے کسی نے اُسے دیکھا ہے لیکن اسکے باوجود ہم اُسکے متعلق سنتے اور پڑھتے آرہے ہیں کہ سقراط نامی ایک انسان اب سے قریباً اڑھائی ہزار سال پہلے یونان کے شہر ایتھنز (Athens) میں ہوگزرا ہے۔اب یہ بظاہر سنی سنائی بات ہے لیکن یہ جھوٹ نہیں ہوسکتی۔اسی طرح مذکورہ لڑکے کے واقعہ کے متعلق خاکسار کا ۲۹ سال پہلے کا لکھا ہوا اصل خط موجود ہے۔آپ مذکورہ لڑکے کو دیکھ سکتے ہیں اور مل سکتے ہیں۔لڑکے کے والد سے اس سارے واقعہ کے متعلق حلفاً تصدیق کر سکتے ہیں۔

5_ Arguments from both sides will not be part of above statement.

آپکا کیا مطلب ہے؟ خاکسار کو کچھ سمجھ نہیں آئی۔

6_ After confirmation of complete prenatal record from hospital, I shall visit Mohtaram Nasarullah Sb and then Kiel, Germany.

متعلقہ فراؤن اَرسٹ (Dr Jens Baum) بچے کی پیدائش کے چند سال بعد اپنی پریکٹس چھوڑ کر امریکہ چلا گیا تھا۔لیکن آپ سٹاڈے ہسپتال (Krankenhaus Stade) کے ریکارڈ کے مطابق ۳۱/اکتوبر ۱۹۸۸ء کے دن مذکورہ بچے کی بطور لڑکا پیدائش کی تصدیق کروا سکتے ہیں۔

If you do not find it in video, please let me know to accommodate it.

خاکسار اپنی ویڈیو کے بیان پر قائم ہے۔

My experience is that Janbah Sb says a lot in his videos but always refuses to signs his sayings. I shell be looking forward to hearing from you soon. WS, Khalid, MD

یہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔خاکسار اپنی ہر تحریری اور زبانی بات کی نہ صرف تصدیق کرتا ہے بلکہ اِسے own بھی کرتا ہے۔خالد ایم ڈی صاحب:۔آپ عزیزم محمد ناصر اللہ صاحب کے حوالہ سے جناب واسطی صاحب کو اپنی ۷ رفروری ۲۰۱۷ء کی ای میل میں لکھتے ہیں:۔

Mohtaram Wasti Sb ,AA

Mohtaram Nasarullah Sb is a nice guy. He really cares for his peer-o-murshed.He believes in him without any argument, called blind faith.He will be shocked to find out it was all delusion. There was no reality in it. God had made this boy a boy from the very first moment of fertilization.It will be very interesting for janbah Sb and rest of the Janbis to know that if today we do genetic analysis on that boy .We will find out that his Y chromosome was donated by his father. There will be no evidence of X chromosome mutation what so ever.The boy can have this analysis done for his own curiosity. That he was boy from the very first day of fertilization. WS, Khalid, MD

جواباً گذارش ہے کہ عزیزم محمد ناصر اللہ صاحب پیدائشی احمدی نہیں ہیں بلکہ اُنہوں نے تقویٰ پر مبنی اپنی تحقیق کے بعد محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو بطور امام مہدی و مسیح موعود قبول کیا تھا۔اب خاکسار کے دعویٰ کو بھی اُنہوں نے سُن سُنا کر قبول نہیں کیا بلکہ تقویٰ پر مبنی اپنی تحقیق کے بعد اِسے قبول کیا ہے۔عزیزم محمد ناصر اللہ صاحب کے بالمقابل آپ (خالد ایم ڈی اور اکرم محمود عرف خالد واسطی) دونوں تقویٰ سے خالی صرف متکبر پیدائشی احمدی ہیں۔آپ دونوں بھی اسی قسم کے لکیروں کے فقیر احمدی ہیں جس طرح کے لکیروں کے فقیر ختم نبوت پرست مسلمان ہیں۔جہاں تک آپکا یہ فرمانا ہے کہ بچے کے Y کروموسوم (chromosome) بچے کے والد کے تھے۔قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ موسوی مریم کنواری کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون قدرت کے برخلاف زکی غلام کو پیدا کر دیا تھا۔خاکسار کا آپ سے سوال ہے کہ موسوی مریم کے ہاں پیدا ہونے والے زکی غلام کے Y کروموسوم (chromosome) کہاں سے آئے تھے کیونکہ اُسے تو کسی مرد نے چھوا ہی نہیں تھا؟ خاکسار آپکی تسلی کیلئے آپکے آگے آپکے خود ساختہ مصلح موعود جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا ایک اقتباس درج کرتا ہے۔آپکی اس بارے میں کیا رائے ہے؟؟ آپ مجھے اور لوگوں کو بتائیں کہ کیا اُنہوں نے اپنے اس اقتباس میں جھوٹ بولا تھا؟ وہ لکھتے ہیں:۔۔’’حضرت مریم کس طرح حاملہ ہوئیں یہ ایک الٰہی راز ہے۔جو قانون قدرت سے بالا ہے یا اگر قانون قدرت میں ہی شامل ہے تو یہ ایک ایسا حصہ ہے جس کا ابھی انسان کو علم نہیں ہو سکا۔قانون قدرت کے بھی کئی راز ایسے ہیں جن کا ابھی انسان کو پتہ نہیں لگا جیسے ایٹم بم کا اس سے پہلے نسل انسانی کو کوئی علم نہیں تھا لیکن اب اس کا انکشاف ہوا ہے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ کے کئی راز ایسے ہیں جن کو دنیا ابھی دریافت نہیں کر سکی۔اِنہی اَسرار میں سے ایک بن باپ ولادت بھی ہے۔بہرحال وہ خدا جس نے کُن سے سب کچھ پیدا کیا ہے۔وہ مادّہ میں بھی نئے تغیر پیدا کر سکتا ہے۔لیکن اسکے علاوہ تاریخ میں ہمیں بعض ایسی شہادتیں بھی نظر آتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اور بچے

بھی بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔مثلاً منچو خاندان جو چین پر حکمران تھا اور جو ۱۶۴۴ء یا ۱۶۴۷ء میں آ کر تباہ ہوا اِسکی بنیاد بھی اسی طرح پڑی کہ اس خاندان کی ایک پڑدادی بغیر نکاح کے حاملہ ہوگئی۔لوگوں نے بڑا شور مچایا مگر اُس نے کہا اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔وہ کسی گڈریا کی بیٹی تھی اُس نے کہا میں ایک دن اپنے جانور چرا رہی تھی کہ ایک فرشتہ نازل ہوا اور اُس نے کہا کہ میں تجھ پر خدا کا نور ڈالتا ہوں تیرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا اور اُس لڑکے کا لڑکا سارے چین کا بادشاہ ہوگا۔چنانچہ اِسکے بعد میں نے دیکھا کہ مجھے حمل ہوگیا ہے۔پس اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔لوگوں نے یہ بات سُنی تو اُنہوں نے کہا یہ عورت آئندہ کی خبر دے رہی ہے انتظار کرو کہ کیا ہوتا ہے۔چنانچہ نو ماہ کے بعد اُسکے ہاں لڑکا پیدا ہوگیا۔لوگوں نے کہا کہ اس عورت کی پہلی بات تو سچی ہوگئی اب اگلی خبر کا انتظار کرنا چاہیے۔چنانچہ وہ لڑکا جوان ہوا اور اٹھارہ بیس برس کی عمر میں اُسکی شادی ہوگئی۔پھر جلدی ہی اُسکے ہاں بھی ایک لڑکا پیدا ہوگیا۔وہ لڑکا پندرہ سول برس کا تھا کہ ملک میں فساد ہوگیا۔چونکہ وہ بہادر تھا۔اُس نے نوجوانوں کو اپنے ساتھ ملایا اور حملہ کر کے اردگرد کے دیہات پر قابض ہوگیا۔اس کامیابی سے اُس کا حوصلہ بڑھا اور اُس نے آگے قدم بڑھایا۔پھر وہاں کامیابی ہوئی تو اور آگے بڑھا یہاں تک کہ ہوتے ہوتے وہ چین کا بادشاہ بن گیا۔اس واقعہ نے ثابت کر دیا کہ جو کچھ اُس عورت نے کہا تھا وہ درست تھا۔اور اُسے خدا نے ہی یہ خبر دی تھی۔

اسی طرح چنگیز خاں جو ترکوں کی دوسری نسل کا سردار ہے اِسکے متعلق بھی ایسا ہی واقعہ ہوا۔ترکوں کی دو شاخیں ہیں۔ایک شاخ برلاس ہے جس میں سے ہم ہیں اور دوسری شاخ وہ ہے جس میں چنگیز خان، باتو خان اور جتلائی خان وغیرہ مشہور لوگ گذرے ہیں۔چنگیز خاں کا باپ جب مر گیا اور اُسکی ماں بیوہ ہوگئی۔تو ملک کے رواج کے لحاظ سے اُسکی ماں ہی بادشاہ تسلیم کی گئی۔ایک دن اُسکی ماں نے درباریوں کو بلایا اور کہا کہ مجھے حمل ہوگیا ہے درباریوں نے شور مچا دیا کہ ہم تجھے قتل کر دیں گے۔اُس نے کہا اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نور آیا ہے اور وہ میرے آر پار ہوگیا ہے۔اِس کیساتھ ہی مجھے بتایا گیا کہ تیرے ہاں ایک لڑکا ہوگا جو دنیا کا بادشاہ ہوگا۔چنانچہ اِسکے بعد جب میں بیدار ہوئی تو مجھے حمل ہو چکا تھا اُنہوں نے یہ سُن کر صبر کر لیا اور فیصلہ کیا کہ ہمیں اس خبر کے پورا ہونے کا انتظار کرنا چاہیے۔چنانچہ اِسی حمل سے چنگیز خان پیدا ہوا جس سے ساری دنیا میں بڑی بھاری تباہی آئی اور وہ دنیا کا بادشاہ بنا۔اسی طرح اور بہت سے واقعات انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں بیان کیے گئے ہیں۔اور عجیب بات یہ ہے کہ اس قسم کے جتنے بچے پیدا ہوئے ہیں اُنکے پیدا ہونے سے پہلے عورتوں کو کوئی نہ کوئی خواب آئی ہے۔جس کی وجہ سے ہم اُن پر الزام نہیں لگا سکتے اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اُنہوں نے جھوٹ بولا۔پس مسیحؑ کی بن باپ ولادت کوئی قابل تعجب نہیں۔کیونکہ مسیحؑ کی پیدائش کے علاوہ اس قسم کے اور بھی کئی واقعات تاریخوں میں ملتے ہیں۔‘‘(تفسیر کبیر جلد ۵ صفحات ۱۷۴ تا ۱۷۵)

جناب خالد ایم ڈی صاحب:۔آپ مجھے بتائیں کہ منچو خاندان کا وہ شخص جو چین کا حکمران بنا اُسکے Y کروموسوم (chromesome) کہاں سے آئے تھے؟اسی طرح چنگیز خان کے Y کروموسوم (chromesome) کہاں سے آئے تھے؟

جناب خالد ایم ڈی صاحب:۔آپ کو واضح رہے کہ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنی سچائی کا معیار نشانوں کو قرار نہیں دیا تھا بلکہ

فرمایا تھا کہ دراصل تمام ثواب کا دارومدار ایمان پر ہوتا ہے اور ایمان اس بات کا نام ہے کہ جو بات پردہ غیب میں ہو اس کو بعض قرائن کے ذریعہ قبول کیا جائے۔ اِسی قدر دیکھ لینا کافی ہوتا ہے کہ قرائن موجودہ ایک شخص کے صادق ہونے پر بہ نسبت اُسکے کاذب ہونے کے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یہ تو ایمان کی حد ہے۔ لیکن اگر کوئی اِس سے آگے بڑھ کر نشان طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ فاسق ہے۔ اور ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نشانوں کے بعد اُن کا ایمان قابل قبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع میں ہی مومنوں کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی وہ ایسی بات پر ایمان لاتے ہیں کہ جو ہنوز پردہ غیب میں ہوتی ہے اور لوگوں پر کُلِیَۃً مکشوف نہیں ہوتی۔ اور ایسے ایمان سے اَجر وثواب کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا حضرت مرزا غلام احمدؑ کے بقول نشانوں کی بجائے حق و باطل میں فرق کرنے کیلئے یہی کافی ہوتا ہے کہ چند قرائن جو وجہ تصدیق بن سکیں اپنے ہاتھ میں ہوں اور تصدیق کا پلہ تکذیب کے پلہ سے بھاری ہو۔ جیسا کہ ایمان کے سلسلہ میں حضورؑ اپنے کسی عزیز کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی مایہ ناز کتاب آئینہ کمالات اسلام میں لکھتے ہیں:۔۔۔

''تمام ثواب ایمان پر مترتب ہوتا ہے اور ایمان اسی بات کا نام ہے کہ جو بات پردۂ غیب میں ہو اُس کو قرائن مرجحہ کے لحاظ سے قبول کیا جائے یعنی اس قدر دیکھ لیا جائے کہ مثلاً صدق کے وجوہ کذب کے وجوہ پر غالب ہیں اور قرائن موجودہ ایک شخص کے صادق ہونے پر بہ نسبت اُسکے کاذب ہونے کے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یہ تو ایمان کی حد ہے لیکن اگر اس حد سے بڑھ کر کوئی شخص نشان طلب کرتا ہے تو وہ عنداللہ فاسق ہے اور اسی کے بارے میں اللہ جلشانہٗ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ نشان دیکھنے کے بعد اُس کو ایمان نفع نہیں دے گا۔ یہ بات سوچنے سے جلد سمجھ میں آسکتی ہے کہ انسان ایمان لانے سے کیوں خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرتا ہے۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ جن چیزوں کو ہم ایمانی طور پر قبول کر لیتے ہیں وہ بکل الوجوہ ہم پر مکشوف نہیں ہوتیں۔ مثلاً انسان خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے مگر اُس کو دیکھا نہیں۔ فرشتوں پر بھی ایمان لاتا ہے لیکن وہ بھی نہیں دیکھے۔ بہشت اور دوزخ پر ایمان لاتا ہے اور وہ بھی نظروں سے غائب ہیں محض حسن ظن سے مان لیتا ہے۔ اس لیے خدائے تعالیٰ کے نزدیک صادق ٹھہر جاتا ہے اور یہ صدق اُس کیلئے موجب نجات ہو جاتا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ بہشت اور دوزخ اور ملائک ایک مخلوق خدائے تعالیٰ کی ہے اُن پر ایمان لانا نجات سے کیا تعلق رکھتا ہے۔ جو چیز واقعی طور پر موجود ہے اور بدیہی طور پر اُس کا موجود ہونا ظاہر ہے اگر ہم اس کو موجود مان لیں تو کس اَجر کے ہم مستحق ٹھہر سکتے ہیں۔ مثلاً اگر ہم یہ کہیں کہ آفتاب کے وجود پر ایمان لائے اور زمین پر ایمان لائے کہ موجود ہے اور چاند کے موجود ہونے پر بھی ایمان لائے اور اس بات پر ایمان لائے کہ دنیا میں گدھے بھی ہیں اور گھوڑے بھی اور خچر بھی اور بیل بھی اور طرح طرح کے پرند بھی تو کیا اس ایمان سے کسی ثواب کی توقع ہوسکتی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب ہم مثلاً ملائک کے وجود پر ایمان لاتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے نزدیک مومن ٹھہرتے ہیں اور مستحق ثواب بنتے ہیں اور جب ہم ان تمام حیوانات پر ایمان لاتے ہیں جو زمین پر ہماری نظر کے سامنے موجود ہیں تو ایک ذرّہ بھی ثواب نہیں ملتا حالانکہ ملائک اور دوسری سب چیزیں برابر خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں پس اِسکی وجہ یہی ہے کہ ملائک پردہ غیب میں ہیں اور دوسری چیزیں یقینی طور پر ہمیں معلوم ہیں اور

یہی وجہ ہے کہ قیامت کے دن ایمان لانا منظور نہیں ہوگا۔یعنی اگر اس وقت کوئی شخص خدا تعالیٰ کی تجلیات دیکھ کر اور اُسکے ملائک اور بہشت اور دوزخ کا مشاہدہ کر کے یہ کہے کہ اب میں ایمان لایا تو منظور نہ ہوگا کیوں منظور نہ ہوگا؟ اسی وجہ سے کہ اس وقت کوئی پردۂ غیب درمیان نہ ہوگا تا اس سے ماننے والے کا صدق ثابت ہو۔اب پھر ذرّہ غور کر کے اس بات کو سمجھ لینا چاہیے کہ ایمان کس بات کو کہتے ہیں اور ایمان لانے پر کیوں ثواب ملتا ہے۔اُمید ہے کہ آپ بفضلہٖ تعالیٰ تھوڑا سا فکر کر کے اس بات کو جلد سمجھ جائیں گے کہ ایمان لانا اس طرز قبول سے مراد ہے کہ جب بعض گوشے یعنی پہلو کسی حقیقت کے جس پر ایمان لایا جاتا ہے مخفی ہوں اور نظر دقیق سے سوچ کر اور قرائن مرجحہ کو دیکھ کر اس حقیقت کو قبل اِسکے کہ وہ بکلی کھل جائے قبول کر لیا جائے یہ ایمان ہے جس پر ثواب مترتب ہوتا ہے اور اگرچہ رسولوں اور نبیوں اور اَولیاء کرام علیہم السلام سے بلاشبہ نشان ظاہر ہوتے ہیں مگر سعید آدمی جو خدائے تعالیٰ کے پیارے ہیں ان نشانوں سے پہلے اپنی فراست صحیحہ کے ساتھ قبول کر لیتے ہیں۔‘‘(روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۳۴۔۳۳۵)

اُمید ہے ایم ڈی صاحب کو اس حقیقت کا پتہ چل گیا ہوگا کہ اگرچہ قوانین قدرت اٹل ہیں لیکن یہ اٹل قانون اپنے بنانیوالے سے بالا نہیں ہیں۔وہ جہاں چاہے اور جب چاہے اپنے قوانین میں تبدیلی کر سکتا ہے۔اور جب قوانین قدرت میں تبدیلی کیساتھ کوئی واقعہ ظہور میں آتا ہے تو ہم اُسے ہی معجزہ کہتے ہیں۔آپکو چاہیے کہ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے تقویٰ کیساتھ خاکسار کے دعویٰ پر غور وفکر کرو۔اگر آپ صدق دل کیساتھ ایسا کرو گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ آپکو ہدایت سے محروم نہیں کریگا۔حضورؑ فرماتے ہیں:۔

’’اصل بات یہ ہے کہ جب تک اِنسان کسی بات کو خالی الذہن ہو کر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا۔اُس وقت تک پرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا۔اِس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سُنے تو اُسے یہ نہیں چاہیے کہ سُنتے ہی اُس کی مخالفت کیلئے تیار ہو جاوے بلکہ اُس کا فرض ہے کہ اُس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور اِنصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اِس پر سوچے۔‘‘(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱ تا ۲)

قدغنیں تحریر پر ہیں سوچ پر پہرے بھی ہیں　　دھوپ ہے غم کی سروں پر اور کھٹن رستے بھی ہیں
میں نے تو ہر بات سچ کہہ دی اُن کے رُوبرو　　حیف کہ منصف مرے بہرے بھی ہیں اَندھے بھی ہیں

خاکسار

مردِ حق کی دُعا

عبدالغفار جنبہ۔کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ۱۴؍فروری ۲۰۱۷ء

☆☆☆☆☆☆☆☆